45819 ـ والدہ كا دودھ پينے والى عورت كى بيٹى سے شادى كرنا

سوال

ايك عورت نے ميرى والدہ كا دو بار دودھ پيا، اور اس عورت كے ساتھ ميرى بڑى بہن نے دودھ پيا اور ميں اس وقت پيدا بھى نہيں ہوا تھا، ميرى والدہ كا دودھ پينے والى عورت كى شادى ہوئى اور اب اس كى ايك بيٹى ہے تو كيا ميرے ليے اس سے شادى كرنا حلال ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جب كوئى عورت كسى بچے كو دودھ پلائے تو يہ بچہ اس كا رضاعى بيٹا بن جاتا ہے، اور اس كى سارى اولاد كا رضاعى بھائى بن جائيگا، چاہے وہ اس سے قبل پيدا ہوں يا بعد ميں.

اس بنا پر جس عورت نے آپ كى والدہ كا دودھ پيا وہ آپ كى رضاعى بہن ہوئى اور آپ اس كى سارى اولاد كے رضاعى ماموں بن گئے، اس ليے آپ كا اس كى بيٹى سے شادى كرنا حرام ہوا كيونكہ آپ اس كے رضاعى ماموں ہيں.

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" رضاعت سے بھى وہى كچھ حرام ہو جاتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (2645) صحيح مسلم حديث نمبر (1447).

اور نسب كے اعتبار سے ماموں كے ليے حرام ہے كہ وہ اپنى بہن كى بيٹى سے شادى كرے، تو اسى طرح رضاعى ماموں كے ليے حرام ہوئى.

ليكن يہ جاننا ضرورى ہے كہ حرمت اس رضاعت سے ثابت ہوتى ہے جو پانچ معلوم رضاعت ہوں، كيونكہ حديث سے ثابت ہے كہ:

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ:

" قرآن مجيد ميں دس معلوم رضعات نازل ہوئى تھيں، پھر انہيں پانچ معلوم رضاعت كے ساتھ منسوخ كر ديا گيا ... "

صحيح مسلم حديث نمبر (1452).

آپ نے سوال میں ذکر کیا ہے کہ اس عورت نے آپ کی والدہ کا دو بار دودھ پیا ہے، اس لیے ہمارے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ رضعت کیا ہے جس کے پانچ ہونے پر حرمت ثابت ہوتی ہے.

رضعہ کی تعریف کرتے ہوئے ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بلاشك و شبہ رضعة رضاع کا اسم مرة ہے یعنی ایك بار دودھ پینے کو رضعہ کہتے ہیں: جس طرح ضربة و جلسة و اكلة ہے لہذا جب بھی بچہ پستان منہ میں ڈال کر چوسے اور پھر بغیر کسی سبب کے خود ہی چھوڑ دے تو یہ ایك رضاعت کہلاتی ہے.

کیونکہ شریعت میں یہ مطلقا وارد ہے، اس لیے اسے عرف پر محمول کیا جائیگا، اور عرف یہی ہے، سانس لینے یا تھوڑی سی راحت کے لیے یا پھر کسی اور چیز کی وجہ سے رك جانا اور پھر جلد ہی دودھ دوبارہ پینا شروع کر دینا اسے ایك رضاعت سے خارج نہیں کرتا.

جس طرح کھانے والا شخص جب اس سے کھانا چھوڑ کر پھر جلد ہی دوبارہ شروع کر دیتا ہے تو دو بار کھانا نہیں کہتے بلکہ یہ ایك ہی ہے، امام شافعی کا مسلك یہی ہے...

اگرچہ وہ ایك پستان سے دوسرے پستان میں منتقل ہو جائے تو بھی ایك ہی رضاعت ہو گی " انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 575).

مزید آپ سوال نمبر (2864) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اس سے یہ واضح ہو گیا کہ بعض اوقات پانچ رضعات ایك ہی مجلس میں پوری ہو جاتی ہیں.

اس لیے اگر تو اس عورت نے آپ کی والدہ کا اس طرح پانچ رضعات دودھ پیا ہے تو آپ کے لیے اس کی بیٹی سے شادی کرنا حلال نہیں، کیونکہ آپ اس کے رضاعی ماموں لگتے ہیں.

اور اگر یہ رضاعت پانچ سے کم ہے تو اس سے حرمث ثابت نہیں ہوتی لہذا آپ کے لیے اس کی بیٹی سے شادی کرنا جائز ہو گا.

اور اگر رضعات کی تعداد میں شك پیدا ہو کہ پانچ رضاعت ہوئی ہیں یا نہیں ؟ تو شك کی بنا پر حرمت ثابت نہیں ہو گی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر رضاعت کے وجود میں یا پھر رضاعت کی تعداد میں شك پیدا ہو جائے کہ آیا اس نے دودھ پیا ہے یا نہیں یا رضاعت کی تعداد مکمل کی ہے یا نہیں ؟

تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہو گی؛ کیونکہ اصل عدم رضاعت ہے، اس لیے یقین کو شك سے زائل نہیں کیا جا سکتا " اھـ

مزید آپ سوال نمبر (13357) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .